بانی محترمؒ کا فکر اور پیغام

مرکزی انجمن خدام القرآن کے ۳۹ویں سالانہ اجلاس کے موقع پر

امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کا مختصر خطاب

خطبہ مسنونہ کے بعد:

اعوذ باللّٰہ من الشّیطٰن الرّجیم ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۪ وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَکُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَکُمۡ مِّنۡہَا ؕ

(آل عمران:۳:۱۰۳)

مرکزی انجمن کا پچھلا سالانہ اجلاس چونکہ ایسا پہلا موقع تھا کہ صدر مؤسس اور بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد ؒ ہمارے درمیان موجود نہیں تھے' چنانچہ اس حوالے سے میں نے کچھ تاثرات کا اظہار کیا تھا اور ان کی خدمتِ قرآنی کے کچھ نکات آپ کے سامنے رکھے تھے' اور اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کے ساتھ انہیں جو خصوصی ذہنی اور قلبی لگاؤ عطا فرمایا تھا اس کے حوالے سے چند باتیں عرض کی تھیں۔ آج بھی ایک دو نکات پر اکتفا کروں گا۔ وہ ایک خادمِ قرآن' مدرّسِ قرآن اور داعیٔ قرآن ہی نہیں تھے' بلکہ حالاتِ حاضرہ کے حوالے سے پاکستان کے معروضی حالات' پوری اُمتِ مسلمہ کے حالات' سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کی کشمکش' اس کا تاریخی پس منظر اور آئندہ آنے والے واقعات کے بارے میں جو راہنمائی ہمیں احادیث مبارکہ سے ملتی ہے اس پر بھی ان کی غیر معمولی نظر تھی اور اس ضمن میں بھی انہوں نے ہمیں غیر معمولی راہنمائی فراہم کی ہے۔ چنانچہ اس وقت پوری ملّتِ اسلامیہ کو بھی اور ہمارے پاکستان کو بھی جو حالات و واقعات پیش آ رہے ہیں' یہ کم از کم ان لوگوں کے لیے کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے جو محترم ڈاکٹر صاحب کے مسلسل اور مستقل سننے والے تھے۔ ہاں تشویش یہ ہے کہ جن خدشات کا اظہار وہ کرتے رہے ہیں وہ اب رونما ہو رہے ہیں۔ ان کے سامنے پوری پاکستانی قوم اور پوری ملتِ اسلامیہ جس رُخ پر جا رہی تھی' اس طرزِ عمل کے نتائج و عواقب کا جو تذکرہ وہ کرتے تھے' وہ ظاہر بات ہے کہ بڑے منفی اور سنگین تھے۔ اب وہ نتائج و عواقب سامنے آتے ہیں تو ایک صدمے اور رنج کی کیفیت کا ہونا تو ایک فطری بات ہے' لیکن اس پر کوئی حیرت نہیں ہوتی۔ اس حوالے سے ان کی کتاب ''سابقہ اور موجودہ مسلمان اُمتوں کا ماضی' حال اور مستقبل'' بہت اہم ہے' جس کا انگریزی ترجمہ ''Lessons from History'' بھی بہت مقبول ہوا اور آج کل مغرب میں اس کی کافی ڈیمانڈ ہے۔ اس کا مطالعہ آپ لوگ ضرور کریں۔ محترم ڈاکٹر صاحب ایک طرف پوری شدت سے اس بات کے قائل تھے

اور پورے اِذعان سے یہ بات کہتے تھے کہ قیامت سے قبل کُل روئے ارضی پر اللہ کا دین غالب ہو کر رہے گا‘ لیکن دوسری طرف وہ ان حالات سے بھی متنبہ کرتے رہے ہیں جو اس سے پہلے پیش آنے والے ہیں اور اس امت کو اپنی بداعمالیوں اور اللہ کے دین سے بے وفائی کی جو سزا ملنے والی ہے‘ اور کن کے ہاتھوں ملنے والی ہے۔ یہ ساری چیزیں انہوں نے بڑے مربوط انداز میں قرآن و سنت اور خاص طور پر احادیث کے حوالے سے پیش کی ہیں اور اس ضمن میں انجیل کی پیشین گوئیوں کو بھی سامنے رکھتے ہوئے ہمیں راہنمائی دی ہے۔

اس وقت میں خاص طور پر پاکستان کے حوالے سے عرض کروں گا کہ اب جو صورتِ حال ہے وہ الفاظِ قرآنی: ﴿وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ﴾ (آل عمران:۱۰۳) کا مصداق ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ امریکہ اس وقت ہمارے ساتھ چوہے بلی کا کھیل کھیل رہا ہے۔ وہ ہمارے اداروں کو باہم لڑا رہا ہے اور اس حوالے سے کیسی کیسی سازشیں سامنے آ رہی ہیں۔ ہمیں کمزور کرنے کے لیے اس نے کیا کچھ نہیں کیا؟ اور ہم ہیں کہ اس کے پیچھے آنکھیں بند کر کے چلتے ہوئے اپنے آپ کو اندھے کنویں کے کنارے تک پہنچا دیا ہے۔ اب کچھ ہوش آئی ہے‘ کچھ کھڑے ہوئے ہیں‘ کچھ پریشانی کا اظہار ہوا ہے‘ ورنہ سب کو اپنے اپنے مفادات عزیز ہیں‘ نہ کسی کو دین کی پروا ہے نہ ملک کی‘ اور نہ ہی قومی مفادات کا کوئی خیال ہے۔ ہماری سیاسی قیادتیں ہوں یا دینی قیادتیں‘ سیکولر لیڈر ہوں یا مذہبی راہنما‘ ایک ہی ڈگر پر‘ تقریباً یکساں آنکھیں بند کر کے آگے بڑھ رہے تھے۔ اب جو صورت حال درپیش ہے اس میں وہ اکٹھے بھی ہو رہے ہیں اور پریشانی بھی ہو رہی ہے۔ اس ملک کے اندر ہمارے حکمرانوں نے‘ سیاسی اور عسکری قیادتوں نے اپنے عوام کے ساتھ‘ اپنے ہی شہریوں کے ساتھ جو انسانیت سوز سلوک کیا ہے وہ ناقابلِ فراموش ہے۔ اور پھر افغانستان کے معاملے میں ہم نے اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف جس طرح کفر کا ساتھ دیا‘ کوئی چھپ چھپا کر نہیں بلکہ صف اول کے اتحادی بن کر‘ اس سب کا نتیجہ اس وقت سامنے ہے اور اس سے سب لوگ کانپ رہے ہیں۔

میں آپ کو یاد کرواؤں گا کہ اس حوالے سے بانی محترمؒ نے چھ‘ سات سال قبل ایک خطاب فرمایا تھا کہ ’’کیا پاکستان کے خاتمے کی الٹی گنتی شروع ہو چکی ہے؟‘‘ —— یہ ملک اسلام کے نام پر بنا تھا‘ اور جب ہم اسلام ہی کی جڑیں کھود رہے ہیں تو کب تک قائم رہے گا؟ جب ہم خود اس کی بنیادوں پر تیشے چلا رہے ہیں تو اس کا جواز ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک راستہ بھی وہ بتایا کرتے تھے کہ اگر ہم اللہ کے ساتھ اور دین کے ساتھ مخلص ہو جائیں‘ اپنے اجتماعی جرائم کا ازالہ کریں‘ اپنے رب کے دامن کو تھامیں‘ دین کے ساتھ وفاداری اختیار کریں تو اللہ کی رحمت و نصرت ہمارے ساتھ ہو گی۔ چونکہ اس وقت کے حالات میں ہر شخص کے ذہنوں میں سوالیہ نشان ہے اور ہر شخص صدمہ‘ رنج اور پریشانی محسوس کر رہا ہے‘ لہٰذا میں نے چاہا کہ آج اس محفل میں بانی محترمؒ کا فکر اور ان کا پیغام بھی آپ تک پہنچا دوں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی بھی حفاظت فرمائے اور پوری ملّتِ اسلامیہ کی بھی‘ اور اس قوم کو توفیق دے کہ یہ صحیح معنوں میں اللہ اور اُس کے دین کی وفادار بن جائے اور پاکستان جس مقصد کے لیے قائم ہوا تھا واقعتاً وہ مقصد پورا ہو۔ یہ اسلام کا ایک مضبوط قلعہ بنے اور پوری دنیا کے لیے ایک روشنی کا مینار ہو۔ یہ دورِ حاضر میں بِالقُوّۃ (potentially) ایک اسلامی فلاحی ریاست بن سکتا تھا‘ لیکن ہماری غفلتوں اور ہمارے جرائم کی وجہ سے ہم اپنی اس منزل سے بہت دور چلے گئے۔ اللہ کرے کہ پھر ہم اس منزل کی طرف آگے بڑھ سکیں۔

❁❁❁